بشرمثلکم

کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ تشریح

بشر مثلکم

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزمِ عشاق

جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

نیو پٹھان والا، جھنگ روڈ، فیصل آباد موبائل نمبر: 0300 666 17 55

﴿ بشر مثلکم ﴾

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد

فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی

''کہہ دو میں تم سے مشابہ بشر ہوں لیکن میں صاحب وحی ہوں''۔

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

ہزار بار بشوئم دھن بمشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

محترم قارئین کرام! جان رحمت ﷺ کی بعثت کے وقت کفار حیرت زدہ تھے۔ ان کا ذہن یہ قبول ہی نہیں کرسکتا تھا کہ ایک ہم جیسا بشر بھی نبی ہوسکتا ہے۔ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا تسلیم کرتے تھے یہی کیفیت دوسرے مذاہب کی تھی اس لئے قرآن مجید میں کئی آیات ملتی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے لئے ایک ان جیسے انسان کا رسول ہونا عجیب بات تھی۔

☆ ''کیا اللہ نے بشر کو رسول بنا کر بھیجا'' (سورۃ اسرائیل)۔

☆ ''کیا انسان ہماری راہنمائی کریں گے'' (سورۃ تغابن)۔

☆ ''تم تو نہیں ہو لیکن ہماری ہی طرح ایک بشر'' (سورۃ ابراہیم)۔

☆ ''تم تو ہماری ہی طرح بشر ہو'' (سورۃ شعراء)۔

☆ ''ہم تو تم کو اپنی ہی طرح بشر دیکھتے ہیں'' (سورۃ ہود)۔

جس قوم اور مخلوق کی اصلاح مقصد ربانی ہوتا ہے اسی قوم اسی مخلوق سے مرسل چن لئے جاتے ہیں۔ انسانوں کی جنس کی اصلاح کے لئے انسان کا ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی دوسری مخلوق مثلاً جن یا فرشتے اس کام پر مقرر کئے جاتے تو ان کے معجزات کو جناتی یا ملکوتی قوت پر محمول کیا جاتا اور وہ مرسل قابل تقلید بھی نہ رہتے اور نہ ہی عملی مثال بن سکتے۔ اس لئے قرآن پاک نے کہا۔ ''اگر زمین پر فرشتے آباد ہوتے تو فرشتہ انکے پاس رسول بنا کر بھیجا جاتا''۔ ''رسولوں نے جواب دیا ہم تمہاری ہی طرح بشر ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے'' (سورۃ ابراہیم)۔

قرآن پاک میں صرف تین جگہ ایسی آیات ہیں جن میں خاص جان کائنات ﷺ کی بشریت کا اعلان کیا گیا ہے مگر ہر جگہ توحید کامل کے بیان اور اللہ کے مقابلے میں رسولوں کی عبدیت کی تشریح اور اسی

باطل عقیدہ کی تردید میں ہے۔اس لئے ارشاد ہوا۔ ''کہہ دے کہ میں تو تمہاری مشابہ بشر ہوں لیکن مجھ پر وحی کی جاتی ہے'' (سورۃ کہف' حم' السجدہ)۔

بشریت کا اعلان تو کیا لیکن ایک تخصیص ایک امتیاز ارشاد فرمادیا۔اب دیکھنا یہ ہے کہ ''صاحب وحی'' کی کیا خصوصیات اور صفات ہوتی ہیں۔دنیا میں ہر نوع اور ہر نوع کے تحت ہر صنف میں کچھ نہ کچھ مخصوص صفات ہوتی ہیں۔ یہ مخصوص صفات اس نوع اور صنف کے ہر فرد میں یکساں پائی جاتی ہیں۔انہی کو خصوصیات کہتے ہیں۔پھل' پھول' چوپائے' درندے' پرندے' انسان تمام میں کچھ نہ کچھ ایسی صفات ہیں جو دوسروں میں نہیں پائی جاتیں اور انہی کی بناء پر ہر نوع دوسرے سے ممتاز اور ہر صنف دوسرے سے علیحدہ ہے۔مثلاً گلاب میں خاص قسم کی خوشبو' خاص قسم کی پتیاں وغیرہ ہوتی ہیں۔ہر گلاب میں یہ چیزیں ہوں گی لیکن گلاب کی بھی مختلف صنفیں ہیں جن سے گلاب کی ہر صنف دوسری سے اعلانیہ الگ ہوگی۔

علیٰ ہذا القیاس انسان کے بھی کچھ خواص ولوازم اور اوصاف ہیں مثلاً دو ہاتھ' دو پاؤں' بولنے کی طاقت' سمجھ بوجھ' غور وفکر کی اہلیت وغیرہ جس طرح شہد میں مٹھاس' حنظل میں کڑواہٹ' آگ میں گرمی' برف میں ٹھنڈک نوعی خواص کی حیثیت سے خود بخود پیدا ہوگئی ہیں۔اسی طرح انسان میں انسانیت کی مندرجہ بالا خصوصیات فطرۃً ودیعت ہیں۔لیکن اس وصف انسانیت میں اشتراک کے باوجود نوع انسانی کے بھی مختلف اصناف ہیں۔ہندی' چینی' حبشی' رومی' یورپین وغیرہ ان میں مختلف صفات کے علاوہ بیسیوں قسم کے نمایاں امتیاز ہیں۔یہ انسان ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے صریحاً ممتاز ہیں۔اسی طرح صنف انسانی کے اندر مختلف افراد ہیں۔خلائق فطرت نے ان میں سے ہر ایک کو مختلف قابلیتیں عطا فرمائی ہیں۔شاعری' فلسفہ' صناعی ایسی کئی قسم کی خصوصیات ہیں ان میں ہر فرد کی خصوصیات دوسروں سے الگ ہیں۔ایک تخیل پسند شاعر اور حقیقت پسند ریاضی دان میں عظیم الشان فرق ہے۔نپولین' تیمور اور چنگیز دم کے دم میں آبادی کو ویرانہ اور ویرانہ کو آبادی بنا سکتے تھے لیکن فلسفہ' اخلاق پر چند صفحے بھی نہیں لکھ سکتے تھے۔ افلاطون تنہائی میں بیٹھ کر جمہوریت کا فلسفہ تیار کر سکتا تھا لیکن ایتھنز کے تخت پر بیٹھ کر ایک لمحہ حکمرانی نہیں کر سکتا تھا۔فردوسی نے سینکڑوں سومنات تخیل میں فتح کئے لیکن پتھر کی ایک چٹان پر کلہاڑی نہ مار سکا۔اس کے برخلاف سلطان محمود دریاؤں کو عبور کرتا' پہاڑوں کو چیرتا' ریگستانوں میں پانی بہاتا' غزنی سے گجرات پہنچا اور سومنات کا سنگی قلعہ چکنا چور کر ڈالا لیکن وہ خیالی شاہنامہ کا ایک قلعہ بھی فتح نہ کر سکا۔

صنف انسانی کی مختلف اقسام ہیں اور ہر قسم و صنف کے الگ الگ صفات لوازم اور خصوصیات ہیں۔ اصناف انسانی میں ''اصحاب وحی'' بھی ایک صنف ہے اور ان کی خصوصیات ان کو دوسرے اصناف سے اعلانیہ ممتاز بناتے ہیں۔وہ خصوصیات کیا ہیں۔سب سے پہلی چیز ''وہبی استعداد'' ہے یعنی ہر انسان صاحب وحی نہیں ہو سکتا۔وہی ہو سکتا ہے جس کو خدا نے نبی بنایا۔نبوت کے آثار و لوازم' خواص و استعداد اس میں اس وقت سے موجود ہوتے ہیں جب وہ ہنوز آب وگل کے عالم میں ہوتا ہے۔ ''میں اس وقت نبی تھا جب

آدم ہنوز آب وگل میں تھا'' (ترمذی شریف)۔ ''یہ نبوت اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے'' (سورۃ جمعہ)۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگیوں اور سیرتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جب عرصہ وجود میں قدم رکھتے ہیں اسی وقت آنے والے منصب کے آثار ان سے ظاہر ہونے لگتے ہیں اور نبوت کے پہلے کی زندگی بطور ثبوت پیش ہوتی ہے۔

☆ ''پیغمبری کے دعویٰ سے پہلے میں تم میں ایک عمر گذار چکا ہوں کیا تم سمجھتے نہیں'' (سورۃ یونس)۔

☆ دوسرا اہم خاصہ ''غیبی علم'' ہے۔ یہ براہ راست صدائے غیب۔ رویائے صادقہ یا فرشتگان کے ذریعہ سے خدائے قدوس سے حاصل ہوتا ہے اسی سے صاحب وحی کی استعداد بالقوۃ کا عملی ظہور شروع ہوتا ہے۔

علم انسانی کی دو اقسام ہیں۔ جو بلاواسطہ حاصل ہو' جو کسی واسطہ سے حاصل ہو۔ بلاواسطہ علم کی تین قسمیں ہیں۔ وجدان' فطرت اور ہدایت اولیہ۔

☆ وجدان:۔ انسان کو اپنے جسمانی وجود اور اس کے اندرونی کیفیات کا علم بلاواسطہ یعنی از خود ہوتا ہے۔

☆ فطرت:۔ پرندوں کے بچوں کو اڑنا' آبی جانوروں کو تیرنا' شیر کے بچہ کو درندگی' انسان کے بچے کو پیدا ہوتے ہی رونا' سونا' دودھ پینا کون سکھا دیتا ہے۔ یہ نوعی خصوصیات فطرتاً ودیعت ہیں۔

☆ بداہت اولیہ:۔ کچھ ہوش وتمیز آنے پر بلا دلیل بعض باتیں از خود معلوم ہوتی ہیں اور ان میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہوتا۔

واسطہ سے حاصل ہونے والے علم کی بھی دو اقسام ہیں۔ احساس' عقل۔

☆ احساس:۔ انسانی جسم میں حواس خمسہ ہیں۔ باصرہ' سامعہ' شامہ' ذائقہ' لامسہ' انسان انہی کے ذریعہ مادی اشیاء کا علم حاصل کرتا ہے۔ یہی احساس ہے یہ علم بھی اکثر یقینی ہوتا ہے۔

☆ عقل:۔ وہ علم جس کو ہم غور وفکر اور استدلال سے حاصل کرتے ہیں۔ غور وفکر' بحث ونظر' تحقیق وجستجو اور ترتیب مقدمات اس قیاس عقلی کے کارکن اور فاعل ہیں اس لئے یہ علم شکوک وشبہات سے لبریز ہے۔

یہ تمام علوم کم وبیش مادی ہیں یا مادہ سے کسی نہ کسی طرح متعلق ہیں۔ بدیں وجہ اس علم کا طریقہ نہایت پُر خطر اور منزل مقصود ہمیشہ مشکوک رہتی ہے۔ اس کے بعد اس علم کا درجہ آتا ہے جس کی سرحد اس کے بعد آتی ہے اس کو مادہ سے صرف اسی قدر لگاؤ ہے کہ وہ علم مادی دل ودماغ کے آئینہ پر عکس ریز ہوتا ہے یہ غیر مادی علم انسان کے روحانی قویٰ سے متعلق ہے۔ اسکے بھی مختلف درجات ہیں۔ فراست' حدس' کشف' الہام اور وحی۔

☆ فراست:۔ تاڑ جانا' جرائم کا پتہ لگانے والے صورت سے مجرم کو تاڑ لیتے ہیں۔ اسی طرح نیکو کار اپنی

جماعت کے افراد کو پہچان لیتے ہیں۔

☆ حدس:۔فراست میں مراحل حواس پر مبنی ہوتے ہیں یہاں ابتدائی مقدمات ذہنی اور عقلی ہوتے ہیں لیکن ذہن اس تیزی سے نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ خود کو بھی احساس نہیں ہوتا۔

☆ کشف:۔کھولنا یا پردہ اٹھانا۔ظلماتی پردہ کو چاک کر کے مادی چیز کا روحانی عالم میں مشاہدہ کرنا۔

☆ الہام:۔دل میں ڈالنا۔وہ علم جو محنت و تلاش، تحقیق و غور کے بغیر دل میں آئے۔

☆ وحی:۔علم و اطلاع کے روحانی ذریعوں کی آخری سرحد خدا کا اپنے ولی منشاء سے اپنے خاص بندوں کو کسی غیبی ذریعہ سے مطلع کرنا (انبیاء کرام علیہم السلام)۔ ''کہہ دو اے پیغمبر کہ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے'' (سورۃ اعراف)۔پیغمبر نہ بھولا نہ بھٹکا اور نہ وہ نفس کی خواہش ہی سے بات کرتا ہے وہ تو وہ کہتا ہے جو اس کو وحی کے ذریعہ کہا جاتا ہے'' (سورۃ والنجم)۔

☆ تیسری اہم خصوصیت جس سے صاحب وحی ممتاز ہے۔''عصمت'' ہے۔اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء اور رسول گناہوں سے پاک اور معصوم ہیں۔عقلی حیثیت سے بھی اس اصول کو ماننا پڑتا ہے۔ قرآن پاک نے اس عقیدہ پر بہت زور دیا ہے۔

''شیطانوں کا زور ایمان والوں پر نہیں چلتا'' (سورۃ نحل)۔''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ان پر اترتے ہیں جو جھوٹ گھڑتے ہیں اور گناہگار ہوتے ہیں لوگوں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ وہ غیب کی باتیں سن رہے ہیں'' (سورۃ شعرا)۔متعدد آیات میں انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق ''چن کر پسند کرنا'' کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے جو سر تا سر ان کی عصمت اور بے گناہی کی دلیل ہے۔''وہ ہماری بارگاہ میں چنے ہوئے نیکو کاروں میں سے تھے'' (سورۃ ص)۔''ہم نے ان کو دنیا میں چن کر پسند فرمایا'' (سورۃ بقرہ)۔''ہم نے تم کو اپنے کلام اور پیغاموں کے لئے لوگوں پر چن کر پسند فرمایا'' (سورۃ اعراف)۔''یہ سب صالحوں میں تھے'' (سورۃ انعام)۔''ہر ایک کو دنیا والوں پر فضیلت دی'' (سورۃ انعام)۔''اہل دنیا پر چن کر پسند کیا'' (سورۃ عمران)۔صاحب وحی اور ان کے مشابہ اشخاص میں جو عظیم الشان فرق ہے وہ مختصراً چار حیثیتوں سے نمایاں ہے۔

- مبداء اور منبع کا فرق۔
- غرض و غایت کا فرق۔
- طریق دعوت کا فرق۔
- علم و عمل کا فرق۔

صاحب وحی کے علم کا منبع اور ماخذ تعلیم ربانی، وحی، الہام ہوتا ہے۔اس کے علاوہ عقل مند ترین آدمی کے علم کا ماخذ تعلیم انسانی، گذشتہ تجربہ، قیاس ہوتا ہے۔طریق دعوت کا فرق یہ ہے کہ دانا اپنی دعوت کی

عمارت کو حکمت، مصلحت اور علت و اسباب پر محمول کرتا ہے لیکن نبی اپنی دعوت کو خالق کی اطاعت، محبت اور رضا جوئی پر قائم کرتا ہے۔ دانا جو کہتا ہے اس کا کر کے دکھانا اس کے لئے لازمی نہیں۔ صاحب وحی جو کہتا ہے اس کا کر کے دکھانا اس کے لئے لازمی ہے۔ یعنی ''صاحب وحی'' صرف جلوت کے منبر پر آراستہ نہیں ہوتا بلکہ وہ خلوت و جلوت اور ظاہر و باطن میں یکساں حسنات سے آراستہ اور برائیوں سے پاک ہوتا ہے۔

ہر شیریں نواز واعظ، ہر موثر البیان خطیب، ہر دقیقہ رس مقنن، ہر کشور کشا فاتح، ہر نکتہ دان حکیم اس لائق نہیں کہ ''صاحب وحی'' ہو بلکہ یہ اہم، بلند اور مقدس منصب کسی برگزیدہ سے منسوب ہوتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ شروط و لوازم اور خصوصیات وابستہ ہوتی ہیں جو اس کے ضروری اجزاء اور عناصر ہوتے ہیں جو اس کو صریحاً ممتاز اور الگ بناتے ہیں۔ ذرا تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں:۔

☆ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس کا تعلق پر اسرار عالم غیب سے ہو اور وہ غیب کی آوازیں سنے۔ غیب کی چیزیں دیکھتا ہو۔ غیب سے علم پاتا ہو۔ عالم ملکوت کی تائید اس کے ساتھ ہو۔ روح القدس اس کا اہم سفیر و ہم نوا ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اس کو تمام بندوں سے اس لئے چنا ہو کہ وہ اس منصب پر سرفراز ہو۔

☆ اس سے بحکم خدا عجیب و غریب اور حیرت انگیز تصرفات صادر ہوں جن سے اس کا مقبول بارگاہ ہونا ثابت ہو۔

☆ فضائل و اخلاق کے پھولوں سے اس کا دامن بھرا ہو اور ہر قسم کے گناہ کے خس و خاشاک سے پیدائش ہی سے پاک و صاف ہو۔ گندے ہاتھوں سے میلے کپڑے پاک و صاف نہیں ہوتے۔

☆ وہ لوگوں کو اللہ اور عالم غیب پر یقین کی دعوت اور فضائل و اخلاق کی تعلیم دے۔

☆ اس میں یہ قوت ہو کہ وہ گمراہوں کو راست رو بنائے اور بھولا سبق یاد دلائے۔

☆ اس سے پہلے اللہ کریم سے آئے ہوئے صحیح اصول کو انسانی تصرفات سے پاک و صاف کرے۔

☆ اس کی دعوت، جدوجہد، تعلیم و تلقین سے مقصود کوئی دنیاوی معاوضہ، شہرت طلبی، دولت مندی، قیام سلطنت وغیرہ نہ ہو بلکہ صرف خدا کے حکم کی بجا آوری اور خلق خدا کی ہدایت ہو۔

یہ نبوت کے وہ اوصاف ہیں جو دنیا کے تمام پیغمبروں میں یکساں پائے جاتے ہیں۔ سورۃ انعام کی چند آیات میں نبوت و رسالت کے لوازم کا ذکر فرمایا گیا ہے اگر ان کو یک جا کر دیا جائے تو ''صاحب وحی'' کے عام اوصاف، خصوصیات اور لوازم واضح ہو جاتے ہیں۔

''اور یہ تھی ہماری دلیل جو ہم نے ابراہیم علیہم السلام کو اس کی قوم کے مقابلہ میں دی۔ ہم جس کو چاہتے ہیں کئی درجے بلند کر دیتے ہیں۔ بے شبہ تیرا پروردگار تدبیر والا خبردار ہے اور ہم نے ابراہیم علیہم السلام کو اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) بخشا اور ہر ایک کو ہدایت دی اور نوح علیہ السلام کو اس سے پہلے ہدایت دی تھی اور اس کی اولاد میں داؤد علیہ السلام، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون (علیہم السلام)

کو۔ اسی طرح ہم نیکو کاروں کو بدلہ دیتے ہیں اور یحییٰ' عیسٰی اور الیاس (علیہم السلام) کو۔ ہر ایک نیکو کاروں میں سے ہے اور اسماعیل 'الیسع' یونس اور لوط (علیہم السلام) کو ہر ایک کو بزرگی بخشی دنیا والوں پر اور ان کے باپ اور دادوں اور بھائیوں میں سے ہم نے ان کو چن کر پسند فرمایا اور ان کو سیدھی راہ چلایا۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے اس پر وہ چلاتا ہے جس کو چاہے۔ اگر وہ شرک کرتے تو ان کا سارا کیا برباد ہو جاتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حق و باطل میں فیصلہ کرنا اور نبوت دی۔ تو اگر کوئی ان باتوں کا انکار کرے تو ہم نے ان باتوں پر ایسے دوسرے لوگوں کو مقرر کیا ہے جو ان کا انکار نہیں کرتے یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے ہدایت دی۔ اے محمد (ﷺ) تو بھی انہیں کی رہنمائی کی پیروی کر اور کہہ میں اپنے کام کی تم سے مزدوری نہیں چاہتا یہ تو دنیا والوں کو یاد دلاتا ہے'' (سورۃ انعام)۔

ان آیات میں پیغمبروں کے اوصاف یکجا کیے گئے ہیں:۔

☆ فرمایا'' ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو دلیل دی اور ہدایت بخشی''۔ معلوم ہوا کہ ان کی ہدایت اور علم کا سرچشمہ عالم ملکوت ہوتا ہے۔

☆ ارشاد ہوا'' ہم نے ان کو سیدھی راہ چلایا اور یہ سب نیکو کار تھے''۔ ثابت ہوا کہ وہ معصوم اور گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

☆ یہ بھی کہا کہ'' ہم نے ان کو چن کر پسند فرمایا''۔ یعنی یہ منصب سعی و محنت سے نہیں بلکہ اللہ کی مرضی اور انتخاب سے ملتا ہے۔

☆ پھر فرمایا'' ان کی رہنمائی کی پروری کر''۔ گویا کہ وہ لوگوں کی راہنمائی اور دعوت پر مامور ہوتے ہیں۔

☆ پھر فرمایا'' ہم نے ان کتاب اور حق و باطل کے فیصلہ کی طاقت دی''۔ احکام غیب کی تعلیم دی اور نبوت بخشی۔

☆ اخیر میں فرمایا'' اے پیغمبر (ﷺ) کہہ دیجئے کہ میں اپنے کام کی کوئی مزدوری' معاوضہ یا بدلہ نہیں چاہتا''۔ اس سے ثابت ہوا کہ خالق کی خوشنودی اور مخلوق کی خیر خواہی کے علاوہ ان کا کوئی دوسرا مقصد نظر نہیں آتا۔

متعدد جگہ حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق فرمایا۔'' وہ رسول ان پڑھوں کو اللہ کی باتیں سناتا اور ان کو پاک وصاف بناتا اور ان کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے'' (سورۃ جمعہ)۔ جاہلوں کو آیات الٰہی پڑھانے' کتاب وحکمت سکھانے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ خود اس کو آیات الٰہی پڑھائی اور کتاب وحکمت سکھائی گئی ہوں۔ دوسروں کو پاک وصاف کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ خود پاک وصاف ہو اور اس قدر استطاعت رکھے کہ اس کی صحبت اور تعلیم سے دوسرے پاک وصاف ہو جائیں۔ اس کا صرف اپنے لئے پاک وصاف ہونا کوئی کمال نہیں بلکہ کمال یہ ہے کہ اس کی صحبت میں بیٹھنے والے پاک وصاف ہو جائیں

یہ ثابت ہوا کہ ایسا بشر جس پر وحی کی جائے وہ خصوصی اختیارات اور امتیازات کا حامل ہوتا ہے۔ اس طرح وحی کا فرق مان کر وحی والے اور غیر وحی والے بشر میں خود وحی اور عدم وحی کے سینکڑوں لوازم، خصائص اور اوصاف کا فرق تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ نبی غیر نبی انسانوں کے ساتھ بہت سی انسانی صفات میں شریک ہونے کے باوجود وحی اور اس کے خصائص و لوازم میں ان سے صریحاً الگ، بلند اور اعلیٰ بلکہ بعض جسمانی خصائص میں بھی ان سے ممتاز ہوتے ہیں۔ اس تمام تشریح کے بعد نبی کی بشریت کو سمجھئے۔

محبوب کریم ﷺ سے پہلے یہودی پیغمبروں کو پیش گوئی کی صفت کے علاوہ ہر حیثیت سے معمولی انسان سمجھتے تھے وہ ہر قسم کے گناہ اور بد اخلاقیوں کے مرتکب ہونے کے باوجود پیغمبر سمجھے جاتے تھے۔ دوسری طرف عیسائی اپنے ''نجات دہندہ'' کو انسانیت سے پاک خود خدا یا خدا کا جز و یا ناسوت و لاہوت کا مجموعہ سمجھتے تھے۔ تیسرے ہندو تھے جو اپنے راہنماؤں کو دیوتا اور اوتار یعنی مجسمے خدا یا انسان کے بھیس میں خدا سمجھتے تھے اور ہر قسم اور ہر درجہ کی خدائی طاقتیں انہیں براہ راست حاصل تھیں۔ اسلام نے اپنی تعلیم میں اس افراط و تفریط کو مٹا کر اس مسئلہ کی حقیقت سے نقاب کشائی فرمائی۔

اے ہزاراں جبرائیل اندر بشر

''یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے'' (سورۃ جمعہ)۔ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ نبوت انسانیت کے رتبہ سے بالاتر ہے۔ جس طرح انسانیت حیوانیت سے بالاتر ہے وہ عطیہ الٰہی اور موہبت ربانی ہے۔ سعی و محنت اور کسب تلاش سے نہیں ملتی (معارج القدس)۔ ''اللہ بہتر جانتا ہے کہ جہاں وہ اپنی پیغامبری کا منصب بنائے'' (سورۃ انعام)۔ انبیاء علیہم السلام کو اپنے نفوس قدسیہ کی بناء پر تمام انسانوں پر برتری حاصل ہے۔ ان کی پیغمبرانہ عقل و فہم تمام انسانی عقلوں سے بالاتر ہوتی ہے۔ اگر بنظر تحقیق ملاحظہ فرمائیں تو جان رحمت ﷺ کی بشریت کا راز کھل جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جان رحمت ﷺ کی پیروی میں صوم وصال رکھنا شروع کیا تو محبوب کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''تم میں میری مثل کون ہے میں رات گذارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے''۔

اسی طرح نیند کی حالت میں بھی نبی کے قلب اور احساسات کا غافل نہ ہونا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ محبوب کائنات ﷺ نے فرمایا۔ ''میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا''۔ قوت بصارت پر بھی غور فرمایئے۔ ارشاد فرمایا۔ ''اپنی صفیں سیدھی رکھو کہ میں پیٹھ پیچھے بھی تم کو دیکھتا ہوں''۔ ہمارے ہر عضو کا سایہ، حضور ﷺ کا سایہ ندارد۔ ہمارے پسینہ میں بو، شاہ خوباں ﷺ کے پسینہ میں مشک و عنبر سے بہتر خوشبو۔ اس بشر کے منہ کا لعاب کھاری کنوئیں میں پڑے تو کنواں میٹھا ہو جائے۔ حدیبیہ کے خشک کنوئیں میں پڑے تو پانی پیدا کرے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ہانڈی میں پڑے تو شوربا اور بوٹیاں بڑھ جائے۔ آٹے میں پڑے تو آٹا ختم نہ ہو۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو لگے تو اژدہا کے زہر کو دم زون میں دفع فرمائے۔ عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ دے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دکھتی

آنکھ میں کحل الجواہر بن جائے۔

محمد بشر لا کالبشر
یاقوت حجر لا کالحجر

''حضور ﷺ بشر ہیں لیکن عام بشر نہیں' یاقوت پتھر ہے لیکن عام پتھر نہیں''۔

محبوب کریم ﷺ کی بشریت کی وسعت یہاں تک قران پاک سے ثابت ہے۔''اے پیغمبر کی بیو یو! تم ایسی نہیں جیسی ہر عورت ہے'' (سورۃ احزاب)۔یعنی جان رحمت ﷺ کی نسبت سے امہات المومنین رضی اللہ عنہم عام عورتیں نہیں رہیں۔ مقام غور ہے قران مجید فرماتا ہے۔''رسول (ﷺ) کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا کہ تم اپنی مثل کو پکارتے ہو۔ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے اپنی مثل کے سامنے چلاتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو''۔

نسبت خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی

آخر میں قران پاک کی چند آیات کا ترجمہ پیش کرتا ہوں بنظر تعمق غور فرمایئے۔

☆ ''اور ہم نے نہ بھیجا آپ (ﷺ) کو مگر رحمت سارے جہانوں کے لئے''۔
☆ ''اور اللہ کا کام نہیں کہ ان کو عذاب کرے جب تک (اے محبوب ﷺ) تم ان میں تشریف فرما ہو''۔
☆ ''جس نے رسول اللہ (ﷺ) کی پیروی کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی''۔
☆ ''اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو محبوب کبریاء (ﷺ) کی پیروی کرو''۔
☆ ''اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی محبت لازم وملزوم ہیں''۔
☆ ''جنہوں نے تمہارے ہاتھ پر بیعت کی اے نبی (ﷺ) انہوں نے اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے''۔
☆ ''اور جو مٹھی خاک کی تم نے پھینکی تھی وہ تم نے نہیں پھینکی تھی بلکہ وہ ہم نے پھینکی تھی''۔
☆ ''اے نبی (ﷺ)! ہم نے تمہیں روشن کرنے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے''۔

''صاحب وحی'' کا سینہ صدق وصفا کا آئینہ ہوتا ہے۔اور اس کا مجسم پیکر ظلمت کدہ عالم کا چراغ ہوتا ہے۔جس طرح وحی ربانی نور ہوتا ہے۔اسی طرح صاحب وحی بھی سراپا نور ہوتا ہے۔وہ ایک ایسا روشن ثراغ ہے جس کے فیضان صحبت سے لاکھوں کروڑوں چراغ روشن ہوں۔محمد ﷺ بشر ہی نہیں رسول ہیں' مبشر ہیں' نذیر ہیں' صاحب حکمت ہیں' صاحب خلق عظیم ہیں' صاحب مقام محمود ہیں' مجتبیٰ ہیں' مصطفیٰ ہیں' مبین ہیں' معلم ہیں' مزکی داعی الی اللہ ہیں' حاکم ہیں' سطاع ہیں' آمر ہیں' ناہی ہیں' رحمت اللعالمین ہیں' محبوب رب العالمین ہیں اور نور ہیں (ﷺ)۔قد جاء کم من الله نورا (قرآن)۔

دانائے سبلؑ ختم الرسل مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآنؑ وہی فرقانؑ وہی یٰسین وہی طٰہٰ

حقیقت یہ ہے کہ پیغمبروں کے دورخ ہوتے ہیں۔ایک طرف وہ بشریت کے جامہ میں اور انسانوں کی طرح کھاتے پیتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، شادی بیاہ کرتے، بیدار ہوتے ہیں۔دوسری طرف وہ اپنی روحانیت، بے گناہی، عصمت، پاک دامنی اور دیگر خصائص نبوت میں اور بے شمار خصوصیات میں انسانوں سے بہت بلند صریحاً الگ اور ممتاز ہوتے ہیں۔یہودیوں کی طرح جن کی نظران کے انسانی رخ پر پڑتی ہے تو وہ انہیں ہر طرح معمولی انسان سمجھتے ہیں اور عیسائیوں کی طرح جن کی نظران کے مافوق انسانی خصائص پر پڑتی ہے تو وہ ان میں الوہیت دیکھتے ہیں اور بشریت کو قطع کردیتے ہیں اور ہندوؤں کی طرح جن کی نظران کی خدائی عطا پر پڑتی ہے تو وہ انہیں دیوتا کا درجہ دینے لگتے ہیں۔

حق تو یہ ہے کہ وہ اپنے بشری اوصاف کے لحاظ سے بلا شبہ انسان ہوتے ہیں کیونکہ ان کا انسان ہونا ضروری ہے۔''اگر زمین پر فرشتے آباد ہوتے تو فرشتہ ان کے پاس رسول بنا کر بھیجا جاتا''۔لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اپنے مافوق بشری خصوصیات کی بناء پر فوق البشر ہوتے ہیں اور عطا میں اللہ کی بخشی ہوئی عنایت استعمال کرتے ہیں۔مختلف مواقع پر رحمت دو جہاں ﷺ نے خود فرمایا ہے۔''لیکن ہم تمہاری طرح نہیں ہیں''(بخاری شریف)۔''تم میں ہم جیسا کون ہے''۔''اپنی صفیں سیدھی رکھو کہ میں پیٹھ پیچھے بھی تم کو دیکھتا ہوں''۔''جس نے ہم کو دیکھا حق کو دیکھا''۔''بعض وقت ہم کو اللہ سے وہ قرب حاصل ہوتا ہے کہ وہاں نہ مقرب فرشتہ کی گنجائش ہوتی ہے نہ نبی مرسل کی'' (احادیث مبارکہ)۔علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

از تو پرسم گرچہ پرسیدن خطا است
سر آں جوہر کہ نامش مصطفیٰ است
آدمے یا جوہرے اندر وجود!
آنکہ تا بد گاہے گاہے در وجود؟
پیش او گیتی جبیں فرسودہ است
خویش راہ خود عبدہ فرسودہ است
عبدہ از فہم تو بالاتر است
زانکہ او ہم آدم و ہم جوہر است
عبدہ صورت گر تقدیر ہا

اندر او دیرانہ ہا تعمیر ہا!
عبد دیگر عبدہ چیزے دگر
ما سراپا انتظار او منتظر!
عبدہ دھر است و دھر از عبدہ است
ما ھمہ رنگیم و اوبے رنگ و بو است
عبدہ با ابتدا بے انتہا است
عبدہ را صبح و شام ما کجا است
کس ز سر عبدہ آگاہ نیست
عبدہ جز سر الا اللہ نیست
لا الٰہ تیغ و دم او عبدہ
فاش تر خواھی بگو ھوبہ عبدہ
عبدہ چند و چگون کائنات
عبدہ راز درون کائنات
مدعا پیدا نگرو زیں دو هیت
تا نہ بینی از مقام مارمیت
لا الٰہ تیغ و دم او عبدہ
فاش تر خواھی بگو او عبدہ

''اے محبوب ﷺ! اگر تجھے حقیقت کی آنکھ سے دیکھیں تو کبھی انکار کی جرأت نہ کریں'' (سورۃ اعراف)۔ایک دیکھنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا تھا جو پہلی نگاہ میں پکار اٹھے۔واللہ ما ھذا بوجہ کذاب ۔ایک دیکھنا ابوجہل کا تھا جس نے کہا۔ما اھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوری ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت و اہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لوگر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارِج اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

ازواجِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اُمہات المومنین

1 **سیدہ خدیجہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلی وہ معزز عورت ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس سال تھی اور حضور ﷺ کی عمر (25) سال تھی۔ حضرت ابراہیم کے علاوہ حضور ﷺ کی تمام اولاد حضرت خدیجہ ہی سے ہے۔ سیدہ خدیجہ کے ہوتے ہوئے حضور ﷺ نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہ فرمایا۔ ہجرت سے تین سال قبل حضرت خدیجہ کا انتقال ہوگیا۔ آپ کائنات کی واحد عورت ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجا۔

2 **سیدہ سودہ** رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ کا نام شموس بنت زید ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اور اپنے سابقہ شوہر کے ساتھ حبشہ کی طرف دوسری ہجرت فرمائی۔ آپ کے شوہر کا وہیں وصال ہوگیا۔ آپ پہلی وہ عورت ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ کے بعد نکاح فرمایا۔ تقریباً (4) سال کا عرصہ اکیلے حضور کی نکاح میں رہیں۔ حضرت معاویہ کی خلافت میں فوت ہوئیں۔

3 **سیدہ عائشہ** رضی اللہ عنہا آپ کی کنیت ام عبداللہ ہے اور آپ کی والدہ کا نام ام رومان بنت عویمر کنانیہ ہے۔ بعثت مصطفیٰ کے پانچ سال بعد پیدا ہوئیں۔ جب حضور ﷺ سے نکاح ہوا تو عمر (6) سال تھی اور (9) سال کی عمر میں رخصتی ہوئی آپ کے علاوہ حضور ﷺ نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہ فرمایا۔ امت کی عورتوں میں سب سے بڑی فقیہ تھیں اور اکابر صحابہ آپ سے فتویٰ پوچھا کرتے۔ حضور ﷺ کے وصال کے وقت آپ کی عمر (18) سال تھی۔ 17 رمضان 58ھ ہجری کو وصال فرمایا حضرت ابوہریرہ نے آپ کا نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بقیع میں دفن کیا گیا۔

4 **سیدہ حفصہ** رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے جو حضرت عثمان بن مظعون کی بہن ہیں۔ بعثت سے (5) سال پہلے پیدا ہوئیں اور 3ھ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں کثرت سے روزہ رکھتیں اور کثرت سے نماز پڑھتیں حضرت عمر فاروق کے بعد مصحف شریف آپ ہی کے پاس رہتا تھا۔ یہاں تک کہ شعبان 45ھ کو آپ کا وصال ہوا۔

5 **سیدہ زینب** بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو ام المساکین کہا جاتا تھا۔ کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ مساکین پر مہربانی فرماتیں اور انہیں کھلاتیں، ان پر صدقہ فرماتیں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بعد سیدہ زینب بنت خزیمہ سے نکاح فرمایا لیکن صرف چند ماہ صحبت مصطفیٰ میں رہنے کے بعد 4ھ میں آپ کا وصال ہوگیا۔ حضور ﷺ نے خود آپ کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

6 **سیدہ ام سلمہ** رضی اللہ عنہا آپ کا نام ھند بنت ابی امیہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر کنانیہ ہے اپنے پہلے شوہر ابوسلمہ کے ساتھ حبشہ کی طرف اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ ابوسلمہ کے وصال کے بعد رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو دنیا میں جنت کی بشارت عطاء فرمائی۔

7 **سیدہ جویریہ** رضی اللہ عنہا غزوۂ بنی مصطلق میں قید ہوئیں ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں جنھوں نے آپ کو مکاتبہ بنا دیا۔ حضور ﷺ نے سیدہ جویریہ کا بدل کتابت اداء فرمانے کے بعد آپ سے نکاح فرمایا آپ کا وصال 56ھ میں ہوا۔

8 **سیدہ زینب** بنت جحش رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں اور یوں سیدہ زینب بنت جحش حضور ﷺ کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔ 3ھ یا 5ھ میں حضور ﷺ نے آپ سے نکاح فرمایا۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد ازواج مطہرات میں سب سے پہلے آپ ہی کا وصال ہوا۔ آپ کا وصال 20ھ میں ہوا۔

9 **سیدہ ام حبیبہ** رضی اللہ عنہا آپ کا نام رملہ بنت ابی سفیان ہے اور آپ کی والدہ صفیہ بنت ابی العاص ہیں بعثت سے 12 سال قبل پیدا ہوئیں۔ پہلے شوہر عبیداللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ ہجرت فرمائی لیکن آپ کے شوہر نے دین بدل کر عیسائیت کو اختیار کر لیا اور اللہ عزوجل نے آپ کو حضور کا قرب عطاء فرمایا۔ ازواج مطہرات میں نسب کے اعتبار سے حضور ﷺ کی سب سے زیادہ قریبی ہیں۔ آپ کا وصال 44ھ میں ہوا۔

10 **سیدہ صفیہ** رضی اللہ عنہا بنت حیی سیدنا ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ غزوۂ خیبر میں قید ہوئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد فرما کر نکاح فرمایا۔ 50ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا: تو نبی کی بیٹی، تمہارا چچا نبی اور نبی کی بیوی ہے۔

11 **سیدہ میمونہ** رضی اللہ عنہا آپ کی والدہ کا نام ھند بنت عوف تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل مسعود بن عوف ثقفی پھر ابورھم بن عبدالعزیٰ کے نکاح میں رہیں۔ ابورھم کے فوت ہونے کے بعد حضرت عباس نے آپ کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا۔ سیدہ میمونہ آخری وہ عورت ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔



گیارہ امہات المومنین

وہ ہیں جن کے بارے میں اتفاق ہے ان گیارہ میں سے 2 ازواج کا رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں وصال ہوا: (1) سیدہ خدیجہ (2) سیدہ زینب بنت خزیمہ اور حضور ﷺ کے وصال وقت (9) ازواج مطہرات نکاح میں تھیں: سیدہ عائشہ، سیدہ سودہ، سیدہ ام سلمہ، سیدہ حفصہ، سیدہ زینب بنت جحش، سیدہ جویریہ، سیدہ ام حبیبہ سیدہ میمونہ، سیدہ صفیہ